O

ایک چہرہ ہے مگر یاد میں دھندلا رہا ہے
جیسے اک سایہ مری آنکھ میں لہرا رہا ہے

اک جنوں پیشہ خرد مندوں میں بیٹھا ہوا ہے
گرچہ خاموش ہے پر ہولے سے مُسکا رہا ہے

دل کا آئینہ جو دیکھا ہے بہت مدت بعد
آج بھی اُس میں ترا عکس نظر آ رہا ہے

https://emad-ahmad.com/

وہ مجھے دیکھ کے حیران ہے اور مَیں اُس کو
وقت دونوں کو بدلتا ہی چلا جا رہا ہے

ایک مدت سے ترا نام سنا ہے نہ ملے
دل مگر پھر بھی ترے نام سے رسوا رہا ہے

رویتِ دل ہے اسے رات سے پہلے کر لو
اور کچھ دیر میں یہ چاند ڈھلا جا رہا ہے

مَیں گروں گا تو مجھے خود سے سنبھلنا ہو گا
یہی بستی کی روایت میں چلا آ رہا ہے

https://emad-ahmad.com/